بسمہ سبحانہ

تاریخ المسعودی

مروج الذہب ومعادن الجواہر

امام المورخین

ابوالحسن علی بن حسین بن علی المسعودی

متوفی ۳۴۵ھ

سے

پیش کش

میر مراد علی خان

تعارف

ابوالحسن علی بن حسین بن علی المسعودی عقیدۃً معتزلی شافعی تھے اور مشہور صحابی رسول اکرم عبداللہ ابن مسعود کے خاندان سے تھے۔ جن کے بارے میں ابن خلدون جیسا مورخ ''امام الکتاب والباحثین'' لکھتا ہے۔

دور جدید کے دو شہرہ آفاق علماء علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب الفاروق حصہ اول دیباچہ صفحہ ۸ ''ابوالحسن علی بن حسین مسعودی المتوفی ۳۸۶ھ یا ۳۴۶ھ مطابق فوات الوفیات ابن شاکر فن تاریخ کا امام ہے۔ اسلام میں آج تک اس کے برابر کوئی وسیع النظر مورخ پیدا نہیں ہوا''۔ علامہ محمد بن شاکر ابن احمد اپنی کتاب فوات الوفیات الجزالثانی صفحہ ۴۵ پر تحریر کرتے ہیں کہ ''علی بن حسین بن علی ابوالحسن مسعودی اولاد عبداللہ ابن مسعودؓ میں سے تھا۔ نہایت زبردست علامہ، مورخ اور بہت سے نادر علوم والا انسان تھا''۔ اور مولانا مودودی اپنی کتاب خلافت وملوکیت میں صفحہ ۳۱۰ میں مسعودی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ''وہ بلاشبہ معتزلی تھا اور ثقہ تھا''۔

مشہور فرانسسی مستشرق اسکالیجر Scaliger نے علم التاریخ میں مسعودی کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ''تاریخ نگاری میں اس کے نظریات حرف باحرف مستند اور صحیح ہیں۔ رہا عام تفصیلات کا معاملہ تو وہاں بھی اس کے خلوص سے انکار نہیں کیا جا سکتا، وہ سراپا خلوص تھا اور بہر حال مخلص''

فرقہ معتزلہ کا بانی واصل بن عطاء تھا (متوفی ۱۳۱ھ) جن کا یہ عقیدہ تھا (معاذ اللہ) ''اگر علیؑ اور طلحہ اور زبیر میرے سامنے ترکاری کی ایک گٹھی پر بھی گواہی دے تو میں قبول نہ کروں، کیونکہ اُن کے فاسق ہونے کا احتمال ہے'' مولانا مودودی اپنی کتاب خلافت وملوکیت صفحہ ۲۱۹، الفرق بین الفرق ص ۱۰۰، الشہرستانی جلد ۱ ص ۳۴۔

۱ عربوں میں جولوگ توحید خداوندی کا اقرار کرنے والے، عہد میں ثابت قدم اور دوسروں کی تقلید کرنے والے تھے اُن میں ممتاز ترین شخصیت عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف کی تھی۔ جلد دوم ص ۸۶

۲ حضرت علیؑ کے بارے اکثر حضرات اس بات پر متفق ہیں کہ اسلام لانے سے قبل بھی آپ سے کوئی مشرکانہ فعل سرزد نہیں ہوا۔ اللہ نے آپ کو معصوم بنا کر ادھر ادھر بھٹکنے سے روک دیا تھا آنحضرتؐ اور حضرت علی دونوں میں سے کوئی اضطراری کیفیت میں کبھی مبتلا نہیں ہوا تھا نہ اُنہیں کسی بات کی مجبوری تھی بلکہ اِنہیں ہر بات کی قدرت حاصل تھی لیکن انہوں نے برضا ورغبت اطاعت خداوندی اختیار کیا۔ جلد دوم ص ۲۰۸

۳ رقیہ اور ام کلثوم دو بیٹیاں جو عثمان بن عفان سے بیاہی گئی تھیں وہ حضرت خدیجہؑ کے پہلے شوہروں سے تھیں، اور ایک بیٹی زینب وہ بھی حضرت خدیجہؑ کے ایک پہلے شوہر سے تھیں۔ جلد دوم ص ۲۲۴

۴ ابوبکر نے لوگوں سے خطاب کر کے کہا'' میں نے تین خطائیں کیں۔ ایک تو خطا یہ کہ میری زندگی میں فاطمہؑ بنت رسولؐ اللہ کا دروازہ توڑا گا دوسری یہ کہ میں نے فجاءۃ کو یا قتل کر دیا ہوتا، تیسری بات یہ کہ میں نے یوم سقیفہ کی ذمہ داری کو ایک ایسے شخص پر چھوڑ دی جو خود امیر تھا اور میں اس کا نائب تھا۔ (ترجمہ میں غلطی ہے اصل میں کہا تھا'' زندہ جلایا نہ ہوتا اور ثقیفہ میں میں کسی کا نائب ہوتا'') ان کے علاوہ تین باتیں اور ہیں جن پر مجھ کو افسوس رہیگا۔ ایک بات تو یہ ہے کہ جب اشعث بن قیس کو قید کر کے سامنے لایا گیا تو میں نے فوراً بغاوت کے الزام میں اُس کی گردن مروادی ہوتی حالانکہ وہ بانی شر تھا۔ دوسری بات یہ کہ میں عمر بن خطاب کے ساتھ مشرق کی طرف گیا اگرچہ مشرق ومغرب، شمال وجنوب میرا آنا جانا صرف اللہ کے واسطے ہونا چاہئے تھا۔ تیسرے جب میں جیش ردّہ روانہ کر دیا تو اپنے مکان واپس کر صرف مسلمانوں کے سلام لیتا رہا''۔ جلد اول ص ۲۳۶

۵ ابوبکر نے کہا'' کاش مین رسول اللہ سے مسئلہ خلافت دریافت کر لیتا تاکہ آپؐ کی وفات کے بعد آپ کے اہلبیت سے تنازعہ نہ ہوتا''۔ ص ۲۳۶

۶ ابوبکر نے کہا'' کاش میں رسول اللہ سے چچی اور بھتیجی کی میراث کے بارے میں بھی دریافت کر لیتا۔ کاش میں مسئلہ خلافت کے سلسلہ میں انصار کے متعلق آپؐ کی رائے معلوم کرتا تاکہ اُنھیں اُن کا حق دیا جاتا''۔ ص ۲۳۶

۷ عمر ابن خطاب ہجرت سے چار سال قبل یعنی بعثت کے آٹھ برس بعد مسلمان ہوئے۔ ص ۲۵۸

۸ عثمان بن عفان کی اولاد میں ایک بیٹے آبان تھے وہ مبروص اور بھینگے تھے، دوسرے بیٹے سعید وہ بھی بھینگے تھے، تیسرے بیٹے ولید تھے اور شراب کی عادی تھے اور نشہ کی حالت میں جنونیوں کی طرح اپنے والد کے قتل میں شریک ہو گئے تھے۔ ص ۲۶۷

۹ عثمان کے خلیفہ ہوتے ہی اُن کے پاس حکم بن عاص اور اُسکا بیٹا مروان اور بنی اُمیہ کے دوسرے لوگ پہنچ گئے۔ حکم جس کو سرکشی کی وجہ سے مدینہ سے رسول اللہ نے نکالدیا اور ولید بن عقبہ وہ ہے جسے رسولؐ اللہ نے جہنمی فرمایا تھا۔ ص ۲۷۰

۱۰ ولید حالت نشہ میں نماز کی امامت کرتا تھا اور صبح کی دو رکعت پڑھا کر پوچھا تھا کیا اور نماز پڑھاؤں۔ ص ۲۷۱

۱۱ جب لوگوں نے تنگ آکر مع ثبوت کے عثمان کے پاس شکایت کی تو انہوں نے کہا ''تم ایسے من گھڑت قصے سنا کر ولید کے خلاف مجھ سے کسی کاروائی کی اُمید مت رکھو''۔ ص ۲۷۲

۱۲ عثمان کے خلاف الزامات، طعن و تشنیع اور شورش کا سبب خود اُنکا غیر منصفانہ سلوک تھا۔ ص ۲۷۶

۱۳ جب عثمان نے اپنے دربار میں یہودی کعب جو انکا درباری تھا ایک سوال پوچھا کیا ''اس بارے میں لوگوں کا کیا خیال ہے کہ ہم مسلمانوں کے بیت المال سے کچھ مال لے کر خود استعمال کریں یا چاہیں تو تمہیں بھی دیں؟'' تو اُس نے جواب دیا ''یا امیر المومنین اس میں کچھ حرج نہیں''۔ یہ سننا تھا کہ ابوذرؓ نے کعب کے سینے میں اپنا ڈنڈا چبھو کر غصے سے کہا 'او یہودی کے بیٹے تجھے دینی معاملات میں دخل دینے کی جرائت کیسے ہوئی۔ یہ حق العباد کا معاملہ ہے''۔ ابوذرؓ کی زبان سے یہ بات سن کر عثمان نے کہا ''تو میرے لئے آج تک تکلیف کا سبب بنا لہٰذا میرے سامنے سے دور ہو کر کہیں چلا جا۔ کیونکہ یہ بات کہہ کر تو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے''۔ پھر ابوذرؓ کو شام روانہ کر دیا۔ ص ۲۷۷

۱۴ عثمان کا جناب امیرؑ سے یہ کہنا ''میں مروان کو آپ سے افضل سمجھتا ہوں'' جس کے جواب میں جناب امیر نے فرمایا ''واللہ میں تم سے افضل ہوں میرا باپ تمھارے باپ سے افضل میری ماں تمھاری ماں سے افضل اگر تجھ کو اس سے انکار ہے تو اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھ اور فیصلہ کر''۔ ص ۲۸۰

۱۵ بیعت عثمان کے وقت صحابی رسولؐ مقداد نے یہ کہا ''جس طرح تم لوگوں نے اپنے نبیؐ کی وفات کے بعد (یعنی حضورؐ اکرم) اُن کے اہلبیتؑ کو جتنی ایذا پہنچائی ہے اس کی مثال اور کہیں نہیں ملتی''۔ جس کے جواب میں عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا ''اے مقدادؓ تم کو اس سلسلے میں کیا تکلیف ہے؟'' تو مقدادؓ نے فرمایا ''تکلیف؟ واللہ ہے مجھے رسولؐ اللہ کے اہلبیتؑ سے صرف آپؐ (رسولؐ اللہ) ہی کی وجہ سے محبت ہے، جو انکے حقوق سے انکار کرے گا خواہ کوئی ہو میں اس طرح قتل کروں گا جیسے میدان بدر میں آپؐ کے دشمنوں کو قتل کیا''۔ ص ۲۸۱

۱۶ جس وقت عثمان کو قتل کیا گیا تھا تو اسوقت اُن کے مکان میں اٹھارہ بنی اُمیہ بشمول مروان موجود تھے۔ جنہوں نے عثمان کی کوئی مدد نہیں کی۔ ص ۲۸۵

۱۷ عمرو بن معد یکرب جو ماہر انساب تھے عمر ابن خطاب نے تمام قبیلوں کے اوصاف پوچھے جب قبیلہ حرب کے بارے میں پوچھا تو عمرو بن معد یکرب نے کہا ''اسے اگر نیچے سے دیکھو تو اچھی طرح اور اوپر سے دیکھئے تو برے'' (یعنی ادنیٰ لوگوں میں سب سے اوپر اور اعلیٰ لوگوں میں رکھو سب سے ادنیٰ)۔ جب عمر ابن خطاب وضاحت چاہی تو اُس نے کہا ''جیسا کہ آپ کی ماں'' اس پر عمر نے درہ یا تلوار اُٹھائی اور کہا اور بدتمیزی کروگے زبان کاٹ دوں گا۔ عرصے دراز تک عمر بن خطاب اُس سے ناراض تھے۔ ص ۲۶۵

۱۸ ام ایمن کی سپردگی میں آنحضرتؐ کو دیا گیا جو آپؐ کی والدہ ماجدہ کی کنیز تھیں اور اب وراثتاً آپؐ کی کنیز تھیں۔ ص ۲۱۸

۱۹ جمل کی جنگ کو جاتے وقت جب عائشہ پر کتے بھونکے تو طلحہ اور زبیر دونوں نے جھوٹی قسم کھائی کہ یہ جگہ حوأب نہیں۔ یہیں سے اسلام میں جھوٹی گواہی کی ابتدا ہوئی تھی۔ ص ۲۹۵

۲۰ جناب امیر نے روز جمل زبیر کو رسول اللہؐ کی حدیث یاد دلائی کہ ''ایک روز تم (زبیر) ان (علیؑ) سے جنگ کروگے اور جس میں تمہاری حیثیت ظالم کی ہوگی''۔ ص ۳۰۲

۲۱ جناب امیرؑ نے طلحہ کو یہ حدیث رسولؐ سُنائی ''یا اللہ جو اس (علیؑ) سے محبت رکھے تو اس سے محبت کر اور جو اس سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی کر'' یہ سن کر طلحہ فوج سے علحدہ ہوگئے۔ جس پر مروان نے تیر مارا اور جو مہلک ثابت ہوا اور طلحہ نے گھوڑے سے گر کر دم توڑ دیا۔ ص ۳۰۳

۲۲ جب عبداللہ ابن عباس عائشہ کو مدینہ واپس جانے کا پیغام لیکر گئے تو عائشہ نے بگڑ کر کہا کہ ''تم بغیر اجازت کے میرے خیمہ میں داخل ہوگئے۔ اور بیٹھ بھی گئے''۔ تو عبداللہ ابن عباس نے کہا ''اگر آپ اس مکان میں ہوتیں جہاں رسول اللہؐ نے آپ کو چھوڑا تھا تو آپ کی اجازت کے بغیر ہم میں سے کوئی آپ کے اُس مکان میں داخل نہ ہوتا''۔ ص ۳۰۷

۲۳ جناب امیرؑ نے عائشہ سے فرمایا ''میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ آپ مدینے واپس ہو کر اُس مکان میں قیام فرمائیں جس میں رسول اللہؐ نے آپ کو چھوڑا تھا''۔ ص ۳۰۸

۲۴ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام نے سفارش کر کے مروان کو امان دلوائی۔ ص ۳۰۸

۲۵ جناب امیرؑ نے عورتوں کو مردانہ لباس پہنوا کر عائشہ کے حفاظتی فوج کے طور پر روانہ کیا۔ جب عائشہ مدینہ پہونچی تو یہ شکایت کہ علیؑ نے بہت سارے مردوں کو میرے ساتھ کر دیا۔ جب اُن عورتوں نے اپنا لباس بدلا تو اُس وقت حقیقت معلوم ہوئی۔ ص ۳۰۸

۲۶ جناب امیر کے فضائل ۔ص ۳۵۴۔۳۶۱

۲۷ جب جعفرؓ ابن ابی طالب کی شہادت کی خبر ملی تو رسولؐ اللہ نے حضرت علیؑ کو جنگ موتہ کے لئے نہیں بھیجا بلکہ یہ آیت پڑھ کر خاموش ہو گئے'' رب لا تذرنی فرداً و انت خیر الوارثین'' معاویہ کے اصرار کرنے پر راوی ضرار بن ضمرہ نے معاویہ کے سامنے یہ روایت بیان کی ۔ص ۳۵۸

۲۸ قتل امام حسنؑ میں معاویہ کی سازش جعدہ بنت اشعث بن قیس کندی سے ۔ص ۳۶۳

۲۹ وفات امام حسنؑ کی خبر سن کر معاویہ کا خوشی سے نعرے لگانا ۔ص ۳۶۶

۳۰ امام حسنؑ کا خطبہ جس میں یہ فرمانا کہ'' ہم ثقلین میں سے ایک ہیں جسے رسولؐ اللہ نے چھوڑا تھا''۔ص ۳۶۸

۳۱ محمد ابن ابی بکر کے خط کے جواب میں معاویہ نے لکھا'' پس ہم اور تیرا باپ (ابوبکر) علیؑ ابن ابیطالب کی فضیلت کو جانتے تھے۔ پھر جب رسول اللہ فوت ہوئے تو تیرا باپ اور فاروق پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسکا حق چھینا اور اُس کی مخالفت کی ۔جلد سوم ص ۳۴۔

۳۲ جناب امیرؑ نے معاویہ کے خط کے جواب میں خط لکھا کہ'' ہم اور تم عبد مناف کے بیٹے ہیں تو یاد رکھو! اُمیہ، ہاشم کی طرح نہ تھا، اور حرب عبدالمطلب کی طرح نہ تھا، اور نہ ابوسفیان، ابوطالب کی طرح تھا''۔جلد سوم ص ۳۶

۳۳ سعد ابن ابی وقاص کے سامنے جب معاویہ حضرت علی کی برائی کرنے لگا تو سعد نے جناب امیر کی تعریفیں کرنے شروع کیں جس میں علیؑ کا شرف یہ بتلایا کہ وہ رسولؐ کے داماد تھے اور انکے بیٹا جیسا بیٹا کسی کا نہں اور خیبر کا علم، تبوک پر ہارون کا موسیٰ سے جو ربط والا، اس بات پر جب سعد یہ کھکر اُٹھ چلے کہ اب کبھی تیرے پاس نہیں آوں گا۔ تب معاویہ نے سعد ابن ابی وقاص سے کہا'' بیٹھ جایئے اور جو باتیں آپ نے کہی ہیں اُن کا جواب سنئے۔ اُپ میرے نزدیک کبھی اتنے قابل ملامت نہ تھے جتنا اب ہیں پس اتنے فضائل معلوم رکھتے ہوئے آپ نے علیؑ کی مدد کیوں نہ کی؟ اور اُن کی بیعت سے کیوں رُکے رہے؟''۔جلد سوم ص ۳۷

۳۴ سعد ابن ابی وقاص، اسامہ بن زید، عبداللہ ابن عمر اور محمد بن سلمہ اُن لوگوں میں شامل تھے جنھوں نے حضرت علی کی بیعت سے انکار کیا۔ سعد ابن ابی وقاص کے بیٹا عمر ابن سعد۔ اور عبداللہ ابن عمر بلا توقف یزید کی بیعت کر لی تھی معاویہ کی زندگی ہی میں ۔ص ۳۸

۳۵ عمرو بن عاص سے معاویہ کا یہ کہنا کہ'' تو نے جس روز علیؑ سے مقابلہ کیا تھا تو اپنی شرم گاہ کھولدی تھی''۔ص ۴۴

۳۶ جس کے جواب میں عمرو بن عاص نے کہا'' واللہ جب انہوں (علیؑ) نے تجھے دعوت مبارزت دی تو میں تمہارے دائیں ہاتھ پر تھا پس تمھاری آنکھیں پھر گئیں اور سینہ ننگا ہوگیا اور وہ چیز ننگی ہوگئی جس کا میں تمہارے سامنے ذکر کرنا پسند نہیں کرتا، پس تو اپنے آپ پر ہنس''۔ص ۴۴۔

۳۷ عمرو بن عاص کا باپ عاص رسول اللہ کا مضحکہ اڑاتا تھا جس پر ان شانئک ھوالابتر نازل ہوئی۔ص ۴۸

۳۸ معاویہ کے دربار میں اونٹ کا قضیہ جس کے فیصلہ کے بعد معاویہ نے اونٹ کے مالک کو بلا کر دوگنی قیمت دے کر یہ کہا'' تو حضرت علی تک یہ بات پہنچا دے کہ میں اُن سے لڑنے کے لئے ایک لاکھ کا لشکر لا رہا ہوں جن کو اونٹ اور اونٹنی کے درمیان کوئی تمیز نہیں اور اُن کی اطاعت کا یہ عالم ہے کہ میں نے اُنہیں صفین جاتے وقت بدھ کے دن جمعہ کی نماز پڑھادی اور عمرو بن عاص کا یہ قول تسلیم کر لیا کہ علیؑ عمار یاسرؓ کے قتل کے ذمہ دار ہیں جو میدان جنگ میں لے کر آئے۔ پھر وہ معاویہ کی اطاعت میں اتنا حد سے بڑھ گئے کہ علی پر لعنت کو سنت بنالیا اور جو کمسن تھے وہ بڑے ہوتے رہے اور جو بڑے تھے اسی عمل پر مرتے رہے''۔جلد سوم ص ۵۷

۳۹ شام کے لوگوں کے علم کا یہ حال تھا کہ وہ کہتے تھے (معاذ اللہ) محمدؐ ہمارا رب ہے۔معاویہ کو معاویہ ابن خطاب کہتے تھے اور علیؑ کو علی ابن عاص کہتے تھے۔ص ۵۸

۴۰ (معاذ اللہ) جب یہ لوگ مذہبی بحث کرتے تو اس طرح کہتے تھے کہ علیؑ فاطمہ کے باپ، اور نبی کریم کی بیوی فاطمہ (العیاذ باللہ) عائشہ کی بیٹی تھیں اور معاویہ کی بہن۔ جب کسی نے پوچھا پھر علیؑ کا کیا ہوا تو اس نے جواب دیا وہ جنگ حنین میں رسول اللہ کے ساتھ مارے گئے۔ص ۵۸

۴۱ ابن عباس نے جب جناب امیرؑ کی تعریف کرنا شروع کی تو کہا'' میری آنکھوں نے اس جیسا آدمی نہ دیکھا اور نہ آئندہ دیکھیں گی اور جو میری اس بات کی تنقیص کرے گا اُس پر قیامت تک لعنت''۔ص ۹۷

۴۲ عبداللہ ابن عباس نے عبداللہ ابن زبیر کو متعہ کے بارے میں کہا کہ'' متعہ کی انگیٹھی تیرے باپ اور ماں نے گرم کی تھی اور جو عائشہ کو ام المومنین کہنا یہ رتبہ یہ شرف ہمارے سے رشتہ ہونے کی وجہ سے ہے''۔ یہ سن کر عبداللہ ابن زبیر اپنی ماں کے پاس گئے اور اُن باتوں کی اطلاع دی تو اُس نے کہا یہ درست کہا ہے۔جلد سوم ص ۱۱۲

۴۳ عبداللہ ابن زبیر نے محمد حنفیہ کو دھمکی دی کہ اگر غروب آفتاب تک بیعت نہ کی گئی تو آگ لگا دوں گا اور چنانچہ تمام بنی ہاشم کو شعیب میں محاصرہ کر لیا گیا اور انکے لئے بہت سی لکڑیاں اکٹھی کی گئیں اگر ایک شرارہ بھی گر جاتا تو ایک آدمی بھی نہ بچتا۔ص ۱۰۷

۴۴ ایک راوی نے مامون کے دربار میں مطرف بن مغیرہ بن شعبہ ثقفی کی یہ حدیث سُنائی اس حدیث کا ذکر زبیر بن بکار نے اپنی کتاب ''الموفوقیات میں کیا ہے جسے اُس نے مفق کے لئے تصنیف کیا تھا ۔ابن زبیر کہتا تھا میں نے المدائنی کو کہتے سُنا کہ مطرف بن مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا کہ میں اپنے باپ مغیرہ سے سُنا (ایک طویل قصہ ہے) کہ وہ معاویہ سے بنی ہاشم کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو معاویہ نے جواب دیا'' بعد رسولؐ بنی تمیم (ابوبکر) کا ایک شخص بادشاہ بنا خدا کی قسم وہ مرنے کے ساتھ ہی اسذ کر بھی ختم ہوگیا پھر بنی عدی (عمر ابن خطاب) کا ایک آدمی بادشاہ بنا اور دس سال تک حکومت کی مگر اسکے مرنے کے ساتھ ہی اس کا ذکر ختم۔ پھر ہمارا بھائی عثمان بادشاہ بنا، اسکے مرنے کے ساتھ اسکا ذکر ختم۔ اب ایک ہاشمی سے دن میں پانچ بار اشھد ان محمداً رسول اللہ کہہ کر مدد مانگی جاتی ہے ۔خدا کی قسم ہم اسے دفن نہیں کر سکتے''۔ جلد سوم ص ۵۳۴

۴۵ مقام دفن جناب امیرؑ نجف ہے۔ص ۴۱۳

۴۶ ہارون رشید کے ہاں گلوکاروں کی محفل سجتی تھی۔ص ۴۳۲

۴۷ سفاح خلیفہ بنی عباس کے زمانے میں جب بنی اُمیہ کے قبور اُکھاڑنے کی مہم میں یزید کی قبر کھودی گئی تو اس میں صرف ایک ہڈی ملی اور اُسکی قبر کے ساتھ ایک سیاہ لکیر دیکھی گئی گویا راکھ کے ساتھ قبر میں لکیر کھینچی گئی۔ حصہ سوم ص ۲۵۷

۴۸ نبی کریم ﷺ سے بہت سی صحیح احادیث مروی ہیں جن میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ'' نکٹے غلام کی بھی اطاعت کرو''۔ص ۲۷۴

۴۹ سر سید الشھداکی تشہیر اور عمر سعد کا بحکم یزید امام حسینؑ کو قتل کرنا اور اہلبیت کی تشہیر اور اُن پر دربار میں ظلم۔ص ۳۰۱

۵۰ حضرت علیؑ کی ولادت خانہ کعبہ میں ہوئی۔حصہ دوم ص ۲۸۷

۵۱ أن الزبير خطب أربعين يوماً لا يصلي على النبي ﷺ ۔ وقال لا يمنعني أن أصلي عليه إلا أن تشمخ رجال بأنها فها۔
ابن زبیر نے چالیس روز خطبہ دیا اور وہ رسول کریم ﷺ پر درود نہیں پڑھا اور کہتا تھا کہ مجھے اُن پر درود پڑھنے سے کوئی چیز مانع نہیں سوائے اس کے کہ لوگوں میں (یعنی بنی ہاشم) اس اُن کی ناک اونچی تکبر سے ہوجاتی۔حصہ سوم ص ۱۱۰۔تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۴۳۰ (اردو)